آر ایس ایس اور علم کی پیداوار

کلیدی الفاظ: آر ایس ایس # ایم آر ایم # علم کی پیداوار # ثقافت # پیداوار کے ذرائع # ثقافتی تنظیم، علم کی پیداوار۔

محمد فیضان سرور
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ سیاسیات
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد، تلنگانہ

تخلیص:

1900 کی دہائی کے اوائل میں اپنے قیام کے بعد سے آر ایس ایس نے ایک تنظیم کے طور پر تیزی سے ترقی کی ہے اور ایک ثقافتی تنظیم کے طور پر اپنے سفر کا آغاز کیا ہے۔ اگرچہ آر ایس ایس اب بھی ایک ثقافتی تنظیم ہے، لیکن اس نے متعدد میکانزم کا استعمال کرتے ہوئے اپنی پہنچ میں دس گنا اضافہ کیا ہے۔ معاشرے میں علم کی پیداوار کی اہمیت پر شاید ہی زیادہ زور دیا جا سکتا ہے، یہ معاشرے میں علم کو ذخیرہ کرنے، بازیافت کرنے، پروسیسنگ اور پھیلانے کا عمل ہے اور ساتھ ہی یہ ایک فرد کو ایک منفرد عالمی نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ یہ مقالہ علم کی پیداوار میں شراکت دار کے طور پر آر ایس ایس کے کردار کا تجزیہ کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ مقالہ اس بحث میں بھی مشغول ہے کہ آیا آر ایس ایس وہ علم پیدا کرتا ہے جسے مرکزی دھارے میں لایا جاتا ہے یا یہ ایک مختلف عالمی نظریے کو فروغ دیتا ہے۔ آر ایس ایس کے ذریعہ تیار کردہ لٹریچر جیسے ان کے سرکاری دستاویزات، تقاریر، خبروں کے مضامین، پمفلٹ اور سرکاری سوشل میڈیا ہینڈل وغیرہ کا قریبی متنی تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ علم کی پیداوار میں آر ایس ایس کے ملوث ہونے کی جانچ کی جا سکے۔ آر ایس ایس کی نالج پروڈکشن کی حمایت میں مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے کردار کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ آر ایس ایس اور ایم آر ایم کی سرگرمیوں کا علم کی پیداوار کے عینک کے ذریعے تجزیہ کرنے کے بعد، یہ واضح طور پر نظر آتا ہے کہ وہ علم کی پیداوار کے طریقوں میں فعال طور پر مصروف ہیں۔ آر ایس

ایس نے خودکو نہ صرف اہلکاروں بلکہ علم کی پیداوار کے طریقوں کی جگہوں تک بھی وسعت دی ہے۔ جب علم کی پیداوار کے مختلف شعبوں کو مدنظر رکھا جائے تو آر ایس ایس نے شیشو مندر (آر ایس ایس سے وابستہ اسکول)، اکال ودیالیہ (قبائلی علاقوں میں آر ایس ایس سے وابستہ اسکول)، اخبارات اور رسالے جیسے آرگنائزر (ہفتہ وار میگزین)، ودیا بھارتی (پبلشنگ ہاؤس)، وائس آف انڈیا (پبلشنگ ہاؤس) جیسے اشاعتی ادارے شروع کر کے خودکو ان سب میں شامل کیا ہے۔ سروچی پرکاشن (اشاعتی ادارہ)، ستیہ سندھو پرکاشن (اشاعتی ادارہ)۔ ان روایتی ذرائع کے علاوہ آر ایس ایس نے اپنی آفیشل ویب سائٹ https://www.rss.org/ ، فیس بک پیج https://www.facebook.com/RSSOrg/ اور ٹوئٹر ہینڈل RSSOrg@ کی تخلیق کے ذریعے بھی سوشل میڈیا میں قدم رکھا ہے۔ ان تمام منصوبوں نے آر ایس ایس کو علم کے خالق کے طور پر اس کے کردار میں مدد کی ہے۔

تعارف:

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) ایک ہندو قوم پرست تنظیم ہے جس نے ہندوستان کی سیاست، سماج اور ثقافت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کیشو بلی رام ہیڈگیوار کے ذریعہ 1925 میں قائم، آر ایس ایس کا مقصد ہندو اقدار اور شناخت کو فروغ دینا ہے، اور ہندوتوا، یا" ہندو کے نظریے پر مبنی ایک" ہندو قوم تشکیل دینا ہے (جیفر لوٹ، 1996)۔ آر ایس ایس کی شاخوں، وابستہ افراد اور رضا کاروں کا ایک وسیع نیٹ ورک ہے، جو جسمانی تربیت، سماجی خدمت، تعلیم اور ثقافتی پروگراموں جیسی مختلف سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ آر ایس ایس کا ایک سیاسی ونگ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) بھی ہے، جو اس وقت وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت میں برسر اقتدار جماعت ہے، جو آر ایس ایس کے تاحیات رکن ہیں (باسو اور دیگر، 2019)۔

یہ مضمون ہندوستان میں علم کی پیداوار میں آر ایس ایس کے کردار اور اثر کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کے طریقوں، ذرائع، موضوعات اور چیلنجوں کا تجزیہ کرتا ہے۔ آر ایس ایس تاریخ، ثقافت، تعلیم اور میڈیا کے شعبوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ ہندوستان کے اندر علم

کی تخلیق، گردش اور استعمال پر اثر انداز ہونے اور ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔اس میں ہندوستان کی جمہوریت، تنوع اور ترقی کے لئے آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کے مضمرات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

علم کی پیداوار، جسے وسیع پیمانے پر معلومات کی تخلیق، توثیق اور پھیلاؤ کے طور پر بیان کیا گیا ہے، کسی بھی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ دنیا کے بارے میں ہماری تفہیم کو تشکیل دیتا ہے، پالیسی فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہے، اور معاشرتی اصولوں کی رہنمائی کرتا ہے۔اس تحقیق کا مقصد راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور علم کی پیداوار کے درمیان تعلق پر روشنی ڈالنا ہے اور ان میکانزم پر روشنی ڈالنا ہے جن کے ذریعے یہ تنظیم معاصر ہندوستان میں علم کی پیداوار، گردش اور کھپت کو شکل دیتی ہے اور اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آر ایس ایس کی نظریاتی بنیادوں، ادارہ جاتی فریم ورک اور سماجی اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے، یہ مطالعہ تنظیم اور علم کی پیداوار کے درمیان پیچیدہ باہمی تعامل کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے، ہم سیاسیات، سماجیات، ثقافتی مطالعات اور میڈیا اسٹڈیز سے بصیرت حاصل کرتے ہوئے ایک کثیر الجہتی نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہیں۔اس تحقیق میں معیاری اور مقداری طریقوں کا امتزاج استعمال کیا گیا ہے، جس میں آر ایس ایس کی اشاعتوں کے مواد کا تجزیہ، آر ایس ایس رہنماؤں کی عوامی تقاریر اور بیانات کی جانچ، اہم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ انٹرویو، اور رائے عامہ کے سروے شامل ہیں۔

اس مطالعے کے نتائج نہ صرف ہندوستانی سیاست اور سماج میں دلچسپی رکھنے والے اسکالرز اور محققین کے لئے بلکہ پالیسی سازوں، صحافیوں اور بڑے پیمانے پر شہریوں کے لئے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔علم کی پیداوار میں آر ایس ایس کے کردار کا جائزہ لے کر، ہم عوامی گفتگو، تعلیم، میڈیا اور دانشورانہ ماحول پر تنظیم کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں، اس طرح ہندوستان میں وسیع تر سماجی وسیاسی منظرنامے کی زیادہ باریک تفہیم میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

اس تحقیق کے ذریعے، ہمارا مقصد باخبر بحث کو فروغ دینا اور آر ایس ایس کے تناظر میں علم کی پیداوار کی حرکیات میں بصیرت پیدا کرنا ہے۔ان طریقوں اور میکانزم کا تنقیدی تجزیہ کر کے جن

کے ذریعہ علم کی تعمیر اور پھیلاؤ کیا جاتا ہے، ہم معاصر ہندوستان میں جمہوریت، تکثیریت اور دانشورانہ تنوع کے ممکنہ مضمرات پر روشنی ڈالنے کی امید کرتے ہیں۔

آخر کار، یہ تحقیق راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی علم کی پیداوار کے ساتھ وابستگی اور ہندوستانی سماج، سیاست اور ثقافت پر اس کے وسیع تر مضمرات کی جامع تفہیم میں حصہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس گٹھ جوڑ کا جائزہ لے کر ہم آر ایس ایس اور علم کی تخلیق اور پھیلاؤ پر اس کے کثیر الجہتی اثر ورسوخ کے بارے میں زیادہ باخبر اور باریک عوامی گفتگو میں حصہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آر ایس ایس اور علم کی پیداوار پر یہ تحقیقی مقالہ آر ایس ایس کی حمایت میں مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے کردار کا جائزہ لیتا ہے۔ ایم آر ایم مسلمانوں کے درمیان آر ایس ایس کی شاخ ہے جس کا مقصد ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی کے تعلقات کو فروغ دینا اور دو برادریوں کے درمیان خلیج کو ختم کرنا ہے۔

ادب کا جائزہ

اس مقالے میں دلیل دی گئی ہے کہ آر ایس ایس کے ایجنڈے کا ایک اہم پہلو علم کی پیداوار ہے۔

آر ایس ایس ہندوستان میں خاص طور پر تاریخ، ثقافت، تعلیم اور میڈیا کے شعبوں میں علم کی پیداوار، پھیلاؤ اور کھپت کو متاثر اور شکل دینا چاہتا ہے۔ آر ایس ایس کا مقصد ہندوستان کے ماضی اور حال کا ایک ہندو مرکوز بیانیہ تشکیل دینا ہے، اور سیکولر اور تکثیری نقطہ نظر کو چیلنج کرنا ہے جو آزادی کے بعد سے ہندوستان کی دانشورانہ گفتگو پر حاوی رہے ہیں (بھٹ اور مکتا، 2000)۔ آر ایس ایس کا مقصد اپنے تعلیمی اداروں، درسی کتابوں اور میڈیا اداروں (سرکار اور سرکار، 2008) کے ذریعے نوجوان نسل کو ہندو اقدار اور عالمی نقطہ نظر فراہم کرنا ہے۔ آر ایس ایس کے علم کی پیداوار نظریاتی اور تزویراتی دونوں مقاصد پر مبنی ہے: ہندو بالادستی اور شناخت پر زور دینا، اپنے سیاسی مقاصد کے لئے حمایت کو متحرک کرنا، اور دیگر مذہبی اور ثقافتی گروہوں سے مبینہ خطرات کا مقابلہ کرنا (نندا، 2009)۔

حالانکہ ادب میں آر ایس ایس کے بارے میں علم کی پیداوار کا کوئی براہ راست ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں ان لٹریچر کو جمع کیا گیا ہے جو آر ایس ایس کے کردار اور اثر کی وضاحت

کرتے ہیں جسے ہندوستان میں علم کی پیداوار سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ان لٹریچر کو وسیع پیمانے پر تین زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: وضاحتی، تجزیاتی اور تنقیدی۔وضاحتی زمرے میں ایسے مطالعات شامل ہیں جو علم کی پیداوار کے مختلف شعبوں میں آر ایس ایس کی سرگرمیوں اور اقدامات کے بارے میں حقائق پر مبنی معلومات اور دستاویزات فراہم کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ اکثر بنیادی ذرائع جیسے انٹرویوز، سروے، رپورٹس، اشاعتوں اور آرکائیو مواد پر انحصار کرتے ہیں۔وضاحتی مطالعہ کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

سرکار(2007)، جو آر ایس ایس کے تعلیمی ونگ، ودیا بھارتی اور پورے ہندوستان میں اس کے اسکولوں کے نیٹ ورک کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

ملک(2016)، جو آر ایس ایس کے میڈیا ونگ، وشوسمود کیندر (وی ایس کے) اور اخبارات، میگزین، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا جیسے مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ خبروں اور خیالات کو پھیلانے میں اس کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔

تجزیاتی زمرے میں ایسے مطالعات شامل ہیں جو آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کو مطلع کرنے والے بنیادی تصورات، نظریات اور فریم ورک کی کھوج کرتے ہیں۔ یہ مطالعات اکثر ثانوی ذرائع پر انحصار کرتے ہیں جیسے ادب کے جائزے، تقابلی تجزیے، کیس اسٹڈیز اور ڈسکورس تجزیے۔تجزیاتی مطالعہ کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

بھٹ(2001)، جو ہندوتوا کے تصور کو ثقافتی قوم پرستی کی ایک شکل کے طور پر تجزیہ کرتے ہیں جو آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کو شکل دیتا ہے۔

جھا(2017)، جو آر ایس ایس کے تاریخی بیانیے کا موازنہ ہندوستان کی دیگر قوم پرست تحریکوں جیسے دلتوں، مسلمانوں اور سکھوں سے کرتے ہیں۔

پانڈے(2018)، جو آر ایس ایس کے علم کی پیداوار میں پھیلے ہوئے ہندو مظلومیت کی بحث کا جائزہ لیتے ہیں۔

تنقیدی زمرے میں ایسے مطالعات شامل ہیں جو آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کی طاقت اور کمزوریوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ مطالعات اکثر مثالی ذرائع جیسے تنقید پر انحصار کرتے ہیں۔

ادب کا یہ جائزہ اسکالرشپ کے متنوع ادارے کی ایک جھلک فراہم کرتا ہے جو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور علم کی پیداوار کے درمیان تعلق کی کھوج کرتا ہے۔ ان مطالعات میں آر ایس ایس کی نظریاتی بنیادوں، تعلیم، میڈیا اور ثقافتی پیداوار پر اس کے اثرات اور اس کے وسیع تر سماجی اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس لٹریچر کے ساتھ تنقیدی طور پر منسلک ہونے سے، تحقیق کا مقصد ان میکانزم کی گہری تفہیم میں حصہ ڈالنا ہے جن کے ذریعہ آر ایس ایس معاصر ہندوستان میں علم کی پیداوار کو تشکیل دیتا ہے اور متاثر کرتا ہے۔

طریقہ کار:

یہ تحقیقی مقالہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور علم کی پیداوار کے درمیان تعلق کو تلاش کرنے کے لئے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کا استعمال کرتا ہے۔ اس طریقہ کار میں جامع تجزیہ کو یقینی بنانے کے لئے ایک معیاری طریقہ شامل ہے۔ آر ایس ایس کی اشاعتوں بشمول میگزین، نیوز لیٹرز اور آن لائن پلیٹ فارمز پر ایک جامع مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس تجزیے سے آر ایس ایس کے نظریاتی فریم ورک، بیانیوں اور موضوعات کی نشاندہی کرنے میں مدد ملی۔ آر ایس ایس رہنماؤں کی عوامی تقاریر اور بیانات کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ تنظیم کے پیغام، مقاصد اور علم کی پیداوار سے متعلق حکمت عملی کو سمجھا جا سکے۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور علم کی پیداوار پر اس تحقیقی مقالے میں آر ایس ایس کی حمایت میں مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے کردار کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ ایم آر ایم آر ایس ایس کے اندر ایک شاخ ہے جس کا مقصد ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین ہم آہنگی کے تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ اگرچہ آر ایس ایس بنیادی طور پر ہندو قوم پرستی سے وابستہ رہا ہے، لیکن ایم آر ایم کی شمولیت تنظیم کے اندر علم کی پیداوار کے لئے زیادہ باریک نقطہ نظر کو اجاگر کرتی ہے۔

مارکس کی پیداوار کا طریقہ:

مارکس کی پیداوار کا طریقہ ایک اہم خیال ہے جو وضاحت کرتا ہے کہ چیزوں کو بنانے اور خدمات فراہم کرنے کے لئے ایک معاشرہ کس طرح قائم کیا جاتا ہے۔ یہ دو اہم حصوں پر مشتمل ہے:

پیداوار کی قوتیں اور پیداوار کے تعلقات۔ وہ تمام چیزیں جو کسی چیز کو بنانے میں استعمال ہوتی ہیں، جیسے انسانی محنت، خام مال، اوزار، مشینیں وغیرہ، پیداواری قوتوں کا حصہ ہیں۔ پیداوار میں، لوگوں اور ان کی ملازمتوں کے درمیان معاشرتی اور قانونی تعلقات ہیں۔ مثال کے طور پر، مالکان، کارکنوں، مینیجرز، اور اسی طرح کے درمیان سماجی اور قانونی تعلقات ہیں۔ مارکس نے کہا کہ پیداوار کا طریقہ زندگی کے سماجی، سیاسی اور روحانی عمل کی عمومی نوعیت کے ساتھ ساتھ دولت کی تقسیم اور استعمال کا فیصلہ کرتا ہے۔ انہوں نے مختلف طریقوں کو بھی دیکھا جو وقت کے ساتھ چیزیں بنائی گئی ہیں۔ قدیم کمیونزم، غلام معاشرہ، جاگیرداری، سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم موجود ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے اپنے مسائل اور خصوصیات ہیں۔ مارکس کا خیال تھا کہ پیداوار کا طریقہ کوئی طے شدہ چیز نہیں ہے، بلکہ ایک ایسی چیز ہے جو پیداواری قوتوں کی نشوونما اور پیداوار کے تعلقات کے اندر مختلف گروہوں کے مابین لڑائی کی وجہ سے ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے (ایشلے، 2020)۔

جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، علم کی پیداوار معاشرے میں نئی معلومات پیدا کرنے کا عمل ہے۔ علم کی پیداوار کے طریقوں میں مختلف عناصر موجود ہیں، جنہیں بڑے پیمانے پر مادی جگہوں اور معاشرتی تعلقات میں درجہ بندی کیا جا سکتا ہے (تائیوو، 1993)۔ مادی جگہوں سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں سے علم کے آرکائیوز کو ذخیرہ کیا جاتا ہے، بازیافت کیا جاتا ہے، پروسیس کیا جاتا ہے اور پھیلایا جاتا ہے، نیز وہ افراد جو ان کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ معاشرتی ارتقاء کے مختلف مراحل کے دوران، علم کی پیداوار کے طریقوں کی جگہیں اور اہلکار تبدیل ہو گئے ہیں۔ ابتدائی مراحل میں، جگہوں اور اہلکاروں کے درمیان کوئی فرق نہیں تھا، یہ معاشرے کی ترقی اور زیادہ پیچیدہ ہونے کے ساتھ تبدیل ہوا، پادری علم کی پیداوار کے طریقوں کے اہلکاروں کی پہلی قسم تھے۔ بعد میں، خاندان نے علم کی ابتدائی سطحوں کو فراہم کرنے کی زیادہ تر ذمہ داری سنبھالی، جگہوں اور عملے کے مابین معاشرتی تعلقات تبدیل ہو گئے۔ معاشرتی ارتقاء کے بعد کے مراحل میں، معاشرے کے زیادہ سے زیادہ خصوصی ہونے کے ساتھ، علم کی پیداوار کے طریقوں کے اہلکار اور جگہیں بھی خصوصی بن گئیں۔ یہ جگہیں اب جسمانی جگہوں کی نمائندگی کرتی ہیں جیسے

عبادت گاہیں، اسکول، صحت کی دیکھ بھال وغیرہ۔ اسی طرح، اساتذہ، مذہبی رہنماؤں، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے، ایڈیٹرز وغیرہ جیسے افراد کی ایک بہتات اب موجود ہے۔

علم کی پیداوار کے طریقوں کے معاشرتی تعلقات علم کی پیداوار کے طریقوں کی جگہوں کے ساتھ اہلکاروں کے تعامل کا نتیجہ ہیں۔ سماجی تعلقات کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔ پہلا باہمی باہمی لازمی تعامل کی خصوصیت ہے جہاں ہر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے اور طرز عمل کی شناخت اور نمونوں کو شکل دیتا ہے۔ جبکہ دوسرے میں، خالی جگہوں اور اہلکاروں کے درمیان سخت حدود ہیں، وہ علم کی پیداوار کے مادی ذرائع کے مالک/ پروڈیوسر ہیں۔ سماجی تعلقات کی ایک اور قسم تیار ہوئی ہے جہاں سرحدیں انتہائی سیال ہیں۔

مارکس کی پیداوار کے طریقوں اور علم کی پیداوار کے درمیان تعلق

مارکس کا" پیداوار کا طریقہ" اور "علم کی پیداوار" دونوں اس بارے میں ہیں کہ کس طرح معاشرے کو اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لئے قائم کیا جاتا ہے، لہذا کسی طرح سے یہ مارکسی نظریات کی توسیع ہے۔ مارکس کی پیداوار کا طریقہ پیداوار کی قوتوں اور پیداوار کے تعلقات پر مرکوز ہے۔ اس میں پیداوار کے مادی اور معاشرتی دونوں حصے شامل ہیں، جیسے انسانی مزدوری، خام مال، اوزار، مشینری، جائیداد، طاقت اور کنٹرول۔ جبکہ علم کی تخلیق کرنے اور پھیلانے کے طریقوں، اداکاروں اور سیاق وسباق کو دیکھتی ہے۔ یہ علم کے سائنسی اور سماجی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے، جیسے مسائل کو کیسے حل کرنا ہے، نئے خیالات کے ساتھ کیسے آنا ہے، معاشرتی تبدیلی سے کیسے نمٹنا ہے، پیسہ کیسے حاصل کرنا ہے، سیاست، اخلاقیات، ثقافت اور ٹکنالوجی سے کیسے نمٹنا ہے۔ دونوں خیالات یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پیداوار کے مختلف مراحل معاشرے پر مختلف اثرات مرتب کرتے ہیں اور مختلف خصوصیات رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر مارکس نے کہا کہ قدیم کمیونزم، غلام معاشرہ، جاگیرداری، سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم سب چیزیں بنانے کے مختلف طریقے تھے (وولف، 1982)۔

علم کی پیداوار میں آر ایس ایس کا کردار:

جب آر ایس ایس کی سرگرمیوں کو علم کی پیداوار کے عینک سے دیکھا جاتا ہے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ علم کی پیداوار کے طریقوں میں فعال طور پر مصروف ہیں۔ آر ایس ایس نے خود کو نہ صرف اہلکاروں بلکہ علم کی پیداوار کے طریقوں کی جگہوں تک بھی وسعت دی ہے۔ شاخوں کے قیام کے ذریعے جہاں بنیادی آبادی نوعمر لڑکوں اور نوجوان بالغوں پر مشتمل ہے جو ابھی بھی ترقی کے مرحلے میں ہیں۔ ترقی کے اس مرحلے میں، عالمی نقطہ نظر ابھی تشکیل پانے کے مرحلے میں ہے اور آر ایس ایس اس کا استعمال روزانہ شاکھا سرگرمی کے ذریعے اپنے نظریے کو فروغ دینے کے لئے کرتا ہے۔

اپنی اشاعتوں، تقاریر اور ادارہ جاتی ڈھانچے کے ذریعے آر ایس ایس کا اس بات پر مضبوط نظریاتی اثر ہے کہ معلومات کیسے بنائی جاتی ہیں۔ یہ ہندو شناخت اور ماضی پر توجہ مرکوز کرکے اور دیگر کہانیوں کو نظر انداز کر کے ہندو قوم پرست نقطہ نظر کو فروغ دیتا ہے۔ آر ایس ایس اپنے نظریات کی حمایت کے لئے تعلیم اور نصاب کی تخلیق میں شامل ہے۔ یہ ان درسی کتابوں، تعلیمی اداروں اور نصاب کی پیروی کرتا ہے جو اس کی قوم پرستی کی تاریخ سے مطابقت رکھتے ہیں۔

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم میں آر ایس ایس کو شامل کرنے سے اس بات پر بڑا اثر پڑا ہے کہ لوگ مجموعی طور پر ریج کو کتنا جانتے ہیں کیونکہ یہ ایک خاص عالمی نقطہ نظر پر زور دیتا ہے اور ماضی کے کچھ واقعات پر روشنی ڈالتا ہے۔ آر ایس ایس کے تعلیمی ونگ کو ودیا بھارتی (اکھل بھارتیہ شکشا سنستھان) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے سب سے بڑے نجی اسکول نیٹ ورکس میں سے ایک ہے، جس میں تقریباً 12،000 اسکول ہیں۔ آر ایس ایس آدیواسی علاقوں میں بچوں کے لئے ایکل ودیالیا کے نام سے ایک اسکول چلاتا ہے۔ ایک ٹیچر کے ذریعے ان اسکولوں کا مقصد نہ صرف بچوں کو پڑھانا ہے، بلکہ انہیں ایک مختلف قسم کی تعلیم دینا بھی ہے (ودیا بھارتی، این ڈی)۔ اسی طرح، ملک کے مختلف حصوں میں سرسوتی شاشو مندر اسکول قائم کیے گئے ہیں، جو مختلف قسم کی اسکولی تعلیم فراہم کرتے ہیں (کمار، 1980)۔ کالجوں کی شکل میں اعلیٰ تعلیم بھی شروع ہو چکی ہے۔

آر ایس ایس دانشوروں، فنکاروں اور ان لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہے جو ہندوستان کی ثقافت کو اس کے عالمی نقطہ نظر کی حمایت کرنے اور ہندوستان کی ثقافت کو تشکیل دینے کے لئے بناتے ہیں۔ وہ دانشوروں کو ادب، آرٹ، فلم اور ثقافتی ورثے کے بارے میں لوگوں کے سیکھنے کے طریقے پر اثر انداز کر کے اپنے نظریاتی مقاصد کی حمایت کرنا چاہتا ہے (اے این آئی، 2022)۔

اخبارات اور رسالے جیسے آرگنائزر (ہفتہ وار میگزین)، وائس آف انڈیا (پبلشنگ ہاؤس)، سروچی پرکاشن (پبلشنگ ہاؤس)، ستیہ سندھو پرکاشن (پبلشنگ ہاؤس)۔ ان روایتی ذرائع کے علاوہ آر ایس ایس نے اپنی آفیشل ویب سائٹ https://www.rss.org/ ، https://www.facebook.com/RSSOrg/ اپنے فیس بک پیج اور ٹوئٹر ہینڈل □RSSorg کے ذریعے بھی سوشل میڈیا میں قدم رکھا ہے۔

آر ایس ایس کے علم کی پیداوار کی حمایت میں مسلم راشٹریہ منچ کا کردار:

آر ایس ایس کا اثر مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) پر پڑا ہے، جو ایک ہندوستانی مسلم گروپ ہے۔ یہ تنظیم 2002 میں اس وقت کے آر ایس ایس سربراہ کے ایس سدرشن کی مدد سے شروع کی گئی تھی۔ اس کا مقصد مسلم کمیونٹی کے ساتھ رابطے کو بہتر بنانا اور دونوں گروہوں کو ایک ساتھ لانا تھا۔ شروع سے ہی ایم آر ایم آر ایس ایس کی حامی رہی ہے اور اس نے ہندوستان میں مسلمانوں میں اپنے نظریات پھیلائے ہیں۔ آر ایس ایس کو زیادہ تر ہندو قوم پرستی سے جوڑا گیا ہے، لیکن ایم آر ایم کی شمولیت سے پتہ چلتا ہے کہ تنظیم معلومات پیدا کرنے کے لئے زیادہ اہم نقطہ نظر اختیار کرتی ہے۔ ایم آر ایم مختلف مذاہب، خاص طور پر ہندو اور مسلم گروہوں کے درمیان روابط قائم کرنے کے لئے بہت اہم ہے۔ ایم آر ایم بین المذاہب تعلقات کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، خاص طور پر ہندو اور مسلم برادریوں کے درمیان۔ یہ بات چیت کو فروغ دینے، تفہیم کو فروغ دینے اور دونوں برادریوں کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لئے مسلم دانشوروں، اسکالرز اور کمیونٹی رہنماؤں کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہے۔ یہ مشغولیت بین المذاہب ہم آہنگی اور شمولیت پر زور دینے والے متبادل بیانیوں کو فروغ دے کر علم کی پیداوار پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

آر ایس ایس کے اندر ایم آر ایم کی شرکت ہندوستانی تاریخ، ثقافت اور سماج کے بارے میں ہم

آہنگ نقطہ نظر کوفروغ دینے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ ہندواور مسلم دونوں برادریوں کی خدمات کوتسلیم کرتے ہوئے، ایم آر ایم علم کی پیداوار کوتشکیل دینے میں کردارادا کرسکتا ہے جو ہندوستانی معاشرے کے مشترکہ ثقافتی ورثے اورتکثیری فطرت کواجاگر کرتا ہے۔ آر ایس ایس کے اندر ایم آر ایم کی شرکت ہندوستانی تاریخ، ثقافت اور سماج کے بارے میں ہم آہنگ نقطہ نظر کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ ہندواور مسلم دونوں برادریوں کی خدمات کوتسلیم کرتے ہوئے، ایم آر ایم علم کی پیداوار کوتشکیل دینے میں ایک کردارادا کرتا ہے جو ہندوستانی معاشرے کے مشترکہ ثقافتی ورثے اورتکثیری فطرت کواجاگر کرتا ہے۔

آر ایس ایس کے اندر ایم آر ایم کی شمولیت تعلیمی پالیسیوں اور نصاب کی ترقی پر تنظیم کے موقف پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہے۔ یہ تعلیم کے لئے ایک جامع اور متنوع نقطہ نظر کی وکالت کرسکتا ہے جو مسلمانوں سمیت مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں کی شراکت اور نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اثر آر ایس ایس سے وابستہ تعلیمی اداروں کے اندر علم کی پیداوار کوشکل دے سکتا ہے۔

ایم آر ایم سیکولر اورتکثیری نقطہ نظر کو بھی چیلنج کرتی ہے اور مسترد کرتی ہے جو آزادی کے بعد سے ہندوستان کی دانشورانہ گفتگو میں غالب رہے ہیں۔ ایم آر ایم مختلف پلیٹ فارمز جیسے یوگا اور اسلام، ہم جنس پرست اور اسلام اور راشٹریہ پرکشا میں بھارتیہ مسلم، سیمینار، ریلیاں اور سوشل میڈیا کا استعمال اپنے خیالات کو پھیلانے اور دیگر مذہبی اور ثقافتی گروہوں سے مبینہ خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے کرتی ہے۔ ایم آر ایم درسی کتابوں اور نصاب (ایم آر ایم، این ڈی) میں ہندو اقدار اور عالمی نظریے کوشامل کرنے کی وکالت کرکے ہندوستان میں تعلیمی پالیسیوں اور نصاب پر اثر انداز ہونے کی بھی کوشش کرتا ہے۔)

نتائج:

آر ایس ایس کافی عرصے سے علم کی پیداوار کی سرگرمی میں فعال طور پر مصروف ہے، علم کی پیداوار کا یہ رجحان ایک جاری عمل ہے۔ آر ایس ایس کا مقصد ابتدائی طور پر ہندو مذہب کی پرانی اور بھولی ہوئی روایات کو دوبارہ قائم کرنا تھا، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے متعدد اقدامات اور ہتھکنڈے استعمال کیے۔ ہندو شناخت کواز سرِ نو تصور کرنے کے عمل میں، اس نے

نادانستہ طور پر ایک متبادل عالمی نقطہ نظر تیار کیا ہے۔ اس عالمی نظریے کو عوام تک پہنچانے کے لیے یہ مختلف ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتا ہے جیسے مثالیں دینا۔ اس کے علاوہ، آر ایس ایس ایسے ادارے بھی قائم کرتا ہے جو مخصوص مقاصد کے لئے مخصوص برادریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ جب آر ایس ایس کی سرگرمیوں کا مجموعی طور پر تجزیہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آر ایس ایس علم کی پیداوار اور پھیلاؤ میں گہری دلچسپی رکھتا ہے، آر ایس ایس علم کی اس تخلیق کا مرکز بن چکا ہے اور اس سے وابستہ تنظیموں نے ان شاخوں کا کردار ادا کیا ہے جن سے یہ علم معاشرے میں پھیلتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آر ایس ایس خود علم کی پیداوار کے منصوبے میں اس کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہ ہو۔ یہ رجحان نہ صرف ہندوستانی سماج بلکہ عالمی معاشرے کے لئے بھی دوررس نتائج کا حامل ہے۔

یہ نتائج اجتماعی طور پر ہندوستان میں علم کی پیداوار پر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کثیر الجہتی اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ تحقیق آر ایس ایس کی نظریاتی بنیادوں، ادارہ جاتی میکانزم اور علم کی تخلیق اور پھیلاؤ کے سماجی اثرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس پیچیدہ گٹھ جوڑ پر روشنی ڈالتے ہوئے، نتائج ہندوستان میں وسیع تر سماجی و سیاسی منظر نامے اور جمہوریت، دانشورانہ تنوع اور تکثیریت پر مضمرات کی گہری تفہیم میں مدد دیتے ہیں۔

References

(1) Jaffrelot, C. (2007), *RSS a Hindu Nationalist Sect,* in Jaffrelot, C. (ed), Sangh Pariwar: A Reader, New Delhi: Oxford University Press.

(2) Basu, Amrita. (2022), *Ascetic Masculinity and Right-Wing Populism in Hindu Nationalist India.* In Arlene Stein and Sarah Tobias (eds), The Perils of

Populism, New Jersey: Rutgers University Press.

(3) Bhatt, C, and Mukta, P, (2000), *Hindutva in the West: Mapping the antonomies of diaspora nationalism*, Ethnicand Racial Studies, 23(3), PP 407-441.

(4) Nanda, M. (2009), *The God Market: How Globalization is making India more Hindu,* New York: Monthly review press.

(5) Bhatt, C, and Mukta, P, (2000), *Hindutva in the West: Mapping the antonomies of diaspora nationalism*, Ethnicand Racial Studies, 23(3), PP 407-441.

(6) Sarkar, S, & Sarkar, T, (2008), *Women and social Reform in Modern India: A Reader,* Bloomington: Indiana Universityn Press.

(7) Sarkar, Tanika. (2007), *Educating the Children of the Hindu Rashtra: Notes on RSS Schools.* In Jaffrelot (ed), Sangh Pariwar: A Reader, New Delhi: Oxford University Press.

(8) Crossman, Ashley. (2020, August 28), *Mode of Production in Marxism,* Retrieved 25th March 2023 from https://www.thoughtco.com/mode-of-production-definition-3026416

(9) taiwo, Olufemi. (1993). *Colonialism and its Aftermath: The Crisis of Knowledge of Production*, Callaloo. Vol. 16, No. 4, On "Post-Colonial Discourse"; A Special

Issue(Autumn), 891-908.

(10) Erik, Wolf. (1982), *Europe and the People without History,* Berkeley: University of California Press.

(11) Vidya Bharti. (n.d.), *About Us*, retrieved 27th March 2023 from https://vidyabharti.net/about-vidya-bharti

(12) Kumar, Krishna. (1980), *"Hindu Revivalism and Education in North-Central India."*, In Martin E Marty and R. Scott Appleby (eds), Fundamentalism and Society: Reclaiming the Sciences, the Family, and Education, Chicago: University of Chicago Press.

(13) ANI, (2022), *RSS Chief, Muslim Intellectuals Discuss religious Harmony in Country,* Retrieved 27th march 2023 from www.ndtv.com/india-news/rss-chief-meets-muslim-intellectuals-mohan-bhagwat-to-discu

(14) Muslim Rashtriya Manch. (n.d.), *Activity,* Retrieved 27th March 2023 from https://muslimrashtriyamanch.org/Activity.aspx

Declaration : I , Md Faizan Sarwar, the corresponding auther, declare that this manuscript is original, has not been published before and is not currently being

considered for Publication elsewhere

Author's Bio: Md Faizan Sarwar is a PhD Scholar in the department of Political Science, Maulana Azad National Urdu University. He has completed his Integrated Masters from Department of Political Science, University of Hyderabad. His research interests are minority politics, electoral politics and multiculturalism.

Postal Address: 182/C, Second Floor, Gulmohar Park Colony, Serilingampalli, Hyderabad, 500019.

Mobile Number: 8686620720

Email Address: faizansarwar2006@gmail.com